



## سوال

(659) بیوہ شوہر کا قرض کیسے اتارے جبکہ وہ اس کی طاقت نہ رکھے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون کا سوال ہے کہ اگر کسی کا شوہر وفات پا جائے اور اس پر قرضہ ہو اور بیوی اسے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ قرض کا مسئلہ اہم ترین مسائل میں سے ہے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت فی سبیل اللہ کے فضائل میں فرمایا ہے کہ یہ شہادت سب گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے مگر قرض کا کفارہ نہیں بنتی۔ مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا:

نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه

”مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ لٹکی (یا لٹکی) رہتی ہے، حتیٰ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔“ (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء عن النبی انہ قال نفس المؤمن معلقة بدينه، حدیث: 1079، 1078۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، حدیث: 2413 والمستدرک للحاکم: 32/2، حدیث: 2219۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: 4/61، حدیث: 6891۔)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس کا بھائی فوت ہو گیا، اور تین سو درہم چھوڑ گیا، اس کے بال بچے بھی تھے، سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ یہ رقم اس کے بچوں پر خرچ کروں گا، مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

إن أخاک محبوس بدينه، فاقض عنه

”تیرا بھائی اپنے قرضے میں پکڑا ہوا ہے، اسے ادا کرو۔“ (مسند احمد بن حنبل: 136/4، حدیث: 17266 و سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب اداء الدین عن الميت، حدیث: 2433۔)

کہتے ہیں کہ میں نے اس کا قرض ادا کر دیا، اور آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ سب قرضہ ادا کر دیا ہے، سوائے دو دیناروں کے، جن کی ایک عورت مدعی ہے، اور اس کے پاس کوئی گواہی نہیں ہے، تو آپ نے فرمایا: ”اسے دے دے، وہ سچی ہے۔“



اس حدیث کے بارے میں اہل علم کہتے ہیں کہ یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرضے کے بارے میں اطلاع تھی یا آپ کو بذریعہ وحی خبر دی گئی تھی کہ وہ عورت سچی ہے۔ مگر (فقہی طور پر) قاعدہ یہ ہے کہ) ہر وہ شخص جو کسی میت پر قرضے کا مدعی ہو اور گواہ پیش نہ کر سکے، تو اس کے لیے کچھ نہیں ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھائی، اس سے فارغ ہوئے تو دریافت کیا، کیا یہاں آل فلاں کا کوئی آدمی ہے؟ صحابی ناموش رہے، اور ان کی یہ عادت تھی کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کسی کا پوچھتے تو وہ ناموش رہتے تھے، اس اندیشے سے کہ کہیں اس کے بارے میں کوئی آیت ہی نازل نہ ہو چکی ہو، حتیٰ کہ آپ تین بار دہراتے، تو تیسری بار میں ایک آدمی نے کہا: میں حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! وہ آدمی پیچھے سے اپنی چادر سنبھالتے ہوئے کھڑا ہوا۔ آپ نے پوچھا: 'کیا بات تھی کہ پہلی دو بار میں تو نے جواب نہیں دیا؟ میں نے تیرا نام خیر ہی سے پکارا ہے۔ فلاں آدمی اپنے قرضے کی وجہ سے جنت سے روکا ہوا ہے، اگر چاہو تو اس کا فدیہ دے دو۔ جاؤ اور اس کا قرض ادا کرو، حتیٰ کہ کوئی کسی قسم کا مطالبہ کرنے والا باقی نہ رہے، اب وہ پکڑا ہوا ہے۔' (سنن النسائی، کتاب البیوع، باب التعلیظ فی الدین، حدیث: 4685 و مسند احمد بن حنبل: 20/5، حدیث: 20244، والسنن الکبریٰ للبیہقی: 49/6، حدیث: 11049۔)

اس حدیث میں یہی بیان ہے کہ وہ بندہ اپنے قرض ہی کی وجہ سے جنت سے روکا گیا تھا۔

لیکن اگر کوئی بندہ کوئی قرض لیتا ہے، اور پھر اسے ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے، پھر بھی اس کی ادائیگی سے عاجز رہتا ہے، اور ادائیگی سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو چاہئے کہ بیست المال سے اس کی ادائیگی کی جائے یا مسلمانوں میں سے کوئی اہل خیر اس کی طرف سے ادا کر دے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف سے ادا کر دے گا دنیا میں یا آخرت میں، اور اس بارے میں صحیح احادیث آئی ہیں، مثلاً طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدین دینان، فمن مات وهو بنوی قضاءه فانا ولیه، ومن مات وهو لا بنوی قضاءه فذاک الذی یؤخذ من حسناتہ یوم القیامۃ، لیس یؤمذ دینار ولا درہم

”قرض دو طرح سے ہے۔ جو شخص فوت ہو گیا اور اس کی نیت تھی کہ وہ اسے ادا کرے (مگر نہیں کر سکا) تو میں اس کا ولی ہوں۔ اور (دوسرا) وہ شخص جو فوت ہو گیا اور اس کی ادا کرنے کرنے کی کوئی نیت نہیں تھی، تو یہی وہ شخص ہے جس کی نیکیاں لے لی جائیں گی (جبکہ) وہاں کوئی درہم و دینار نہیں ہوں گے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی: 243/8، حدیث: 7949۔ الفاظ میں معمولی فرق ہے البتہ معنی و مضمون وہی ہے جو فتویٰ میں ذکر کیا گیا ہے یا شیخ نے روایت بالمعنی بیان کی ہے۔ واللہ اعلم)

سنن ابن ماجہ میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من مسلم یدان دینا علم اللہ منہ نہ یرید اداءہ الا اداہ اللہ عنہ فی الدنیا والاخرۃ

”جو کوئی مسلمان قرض لیتا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے دنیا اور آخرت میں ادا کر دے گا۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من ادا ان دنیا وهو بنوی قضاءه، حدیث: 2408۔ سنن النسائی، کتاب البیوع، باب التخصیل فیہ، حدیث: 4686۔ والاخرۃ کا لفظ حدیث میں نہیں ہے فتویٰ میں شاید کاتب کمپوزر کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔

مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

الاتجاوز اللہ عنہ وارضی نمریمہ بما شاء

”لیسے بندے کو اللہ معاف فرمادے گا اور اس کے قرض خواہ کو (اپنی طرف سے) راضی کر دے گا، جیسے چاہے گا۔“ (المستدرک للحاکم: 28/2، حدیث: 2206۔)

مسند احمد میں بسند صحیح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَدَّ فِي قَضَائِهِ ، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يِقْضِيَهُ فَأَنَا وَلِيُّهُ

”میری امت کے کسی فرد نے اگر قرض لیا ہو، پھر اس کے ادا کرنے کی کوشش کی (یا اس کی ادائیگی سے لاپوار ہو گیا) اور فوت ہو گیا اور ادا نہ کر پایا، تو میں اس کا ولی ہوں۔“ (مسند احمد بن حنبل: 74/6، حدیث: 24499۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: 22/7، حدیث: 12976۔ المعجم الاوسط للطبرانی: 134/9، حدیث: 9338۔)

بہر حال یہ احادیث اس بات پر محمول ہیں کہ فوت ہونے والا اگر مال چھوڑ گیا ہو تو اس کے وارثوں کو چاہئے کہ اس کے قرضے کی ادائیگی میں جلدی کریں، باقی ترکہ بعد میں تقسیم ہو۔ اور معروف بھی یہی ہے کہ پہلے قرضہ ہے پھر وصیت، بشرطیکہ تہائی سے زیادہ نہ ہو، پھر اس کے بعد وارثوں میں تقسیم ہو۔

صحیح مسلم میں ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو اس میں کئی طرح کے ارشاد ہوتے۔۔ ان میں یہ بات بھی ہوتی۔۔

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَحِمَهُ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا أَوْ دَيْنًا فَالْيَ وَاعْلَىٰ فَانَا أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُسْلِمٍ مِنْ نَفْسِهِ

”جو بندہ کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے، اور جو مال بچے چھوڑ جائے یا قرض تو وہ میری طرف ہے، میرے ذمے ہے، میں ہر مسلمان کے لیے اس کی جان سے بھی قریب تر ہوں۔“ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، حدیث: 4503۔ صحیح مسلم، کتاب الحجۃ، باب تحفیف الصلاة والخطبۃ، حدیث: 867 و سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والفیء والامرة، باب فی ارزاق الذریۃ، حدیث: 2954۔ سنن النسائی، کتاب الصلاة العیدین، باب کیف الخطبۃ، حدیث: 1578۔ صحیح بخاری کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو دیگر روایات کی نسبت مختصر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 464

محدث فتویٰ